بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ٭ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم شنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو۔

جلد ۳۲ | ۱۲ ماہ تبلیغ ۱۳۲۳ ہش | ۱۶ صفر ۱۳۶۳ھ | ۱۲ فروری ۱۹۴۴ء | نمبر ۳۷

مدینۃ المسیح

لاہور ۱۱ ماہ تبلیغ۔ آج رات کے گیارہ بجے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کو کھانسی کی تکلیف زیادہ ہے۔ احباب کرام حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے متعلق یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ ان کی طبیعت زیادہ کمزور رہی ہے آج قے بھی آتی رہی اور کچھ ہچکی بھی ہوئی۔ احباب جماعت انکی خیریت کیلئے خصوصیت سے دعائیں کریں۔

قادیان ۱۱ ماہ تبلیغ۔ آج بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے حدیث کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم پر مبسوط تقریر فرمائی۔ اور ثابت کیا۔ کہ اس کے مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں ——— قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری اور مولوی عبد الغفور صاحب کو عیسائیوں سے مناظرہ کے لئے چک ۹۹ شمالی سرگودھا میں اور ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب آف موگا کو بولے وال میں سکھوں کی کانفرنس میں شرکت کیلئے بھیجا گیا ہے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۶ صفر ۱۳۶۳ھ

اچھوتوں کی آڑ میں ہندوؤں کی اچھوتوں کیخلاف کوششیں

ایک طرف تو اچھوت اقوام اپنی ابتر حالت سے تنگ آکر یہ کوشش کر رہی ہیں۔ کہ اسے بدلنے کی کوشش کریں۔ اور چونکہ اس کا باعث ہندو دھرم اور ہندو لوگ ہیں۔ اس لئے وہ چاہتی ہیں۔ کہ ان سے کلیۃً علیحدگی اختیار کرلیں۔ لیکن دوسری طرف ہندوؤں نے جہاں ان کے راستہ میں اور کئی روکیں ڈال رکھی ہیں۔ وہاں ایک بہت بڑی روک یہ پیدا کر رکھی ہے۔ کہ کچھ دام افتادہ اچھوتوں کی آڑ میں ایک "آل انڈیا ڈیپریسڈ کلاسز لیگ" قائم کی ہوئی ہے۔ جس کا کام یہ ہے۔ کہ اچھوت اقوام کی طرف سے اپنی اصلاح کے متعلق جب کوئی آواز بلند ہو۔ تو اس کی مخالفت کرے۔

پچھلے دنوں کانپور میں اچھوتوں کی جو کانفرنس ہوئی۔ اور جس میں ڈاکٹر امبیدکر نے یہ اعلان کیا۔ کہ چونکہ ہماری تمام مصیبتوں کا باعث ہندو دھرم ہے۔ اس لئے ہمیں ہندو دھرم کو چھوڑ دینا چاہیئے اور مزید عرصہ کے لئے ان پابندیوں کو برداشت نہیں کرنا چاہیئے۔ اسکے مقابلہ میں پٹنہ میں آل انڈیا ڈیپریسڈ کلاسز لیگ کا جلسہ کر ڈالا گیا۔ ہندو اخبارات میں اس کی جو روئداد شائع ہوئی ہے اس میں یہ تو نہیں بتایا گیا۔ کہ کون کون سے اچھوت لیڈر شامل ہوئے۔ مگر یہ لکھدیا گیا ہے۔ کہ اس میں "ہندوستان بھر کے ہریجن لیڈر اور نمائندے شریک ہوئے" (ویر بھارت ۱۰ فروری)

پھر اس میں جو قرار دادیں پاس کی گئیں۔ ان سے بھی ظاہر ہے۔ کہ آل انڈیا ڈیپریسڈ کلاسز لیگ کی ورکنگ کمیٹی ہندوؤں کے ہاتھ میں محض کٹھ پتلی تھی۔ سب سے اہم ریزولیوشن ہندو اخبارات نے یہ شائع کیا ہے۔ کہ اس میں "گورنمنٹ کے اس رویہ پر ناراضگی کا اظہار کیا گیا۔ کہ برطانوی گورنمنٹ نے ڈیڈلاک کو دور کرنے کے لئے ابھی تک کوئی دیانتدار کوشش نہیں کی۔ مطالبہ کیا گیا۔ کہ تمام سیاسی لیڈروں اور نظربندوں کو رہا کیا جائے۔ اور قومی مطالبہ منظور کیا جائے۔ تاکہ جنگی کوششوں کو تقویت ملے" (پربھات ۱۰ فروری)

اب غور فرمائیے جن لوگوں کی اپنی حالت یہ ہو۔ کہ انہیں اپنے ہموطن بلکہ ہم مذہب انسان سمجھنے کے لئے بھی تیار نہ ہوں۔ جن کی ذلت اور نکبت کو انہوں نے انتہاء کو پہنچا رکھا ہو۔ اور جن کی معمولی سے معمولی التجاؤں کو حقارت اور نفرت سے ٹھکرا دیا جاتا ہو۔ کیا انہیں یہ سوجھ سکتا ہے۔ کہ برطانوی گورنمنٹ نے ڈیڈلاک کو دور کرنے کے لئے ابھی تک کوئی دیانتدارانہ کوشش نہیں کی۔ پھر انہیں اس سے کیا کہ سیاسی لیڈروں اور نظر بندوں کو رہا کیا جائے جبکہ وہ خود صدیوں سے نہیں بلکہ ہزاروں سالوں سے سیاسی نظر بندوں سے ہزاروں گنا بدتر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اگر انہیں اپنی اس حالت کا احساس ہے۔ تو قدرتی طور پر انہیں سب سے پہلے اس کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور جو لوگ اُن کی بدتر حالت کے ذمہ وار ہیں۔ ان سے مطالبہ کرنا چاہیئے۔ کہ وہ انہیں اپنی قید اور نظر بندی سے رہائی بخشیں۔ لیکن اگر انہیں اپنی حالت کا ہی احساس نہیں۔ اور وہ اتنے بے حس اور مردہ ہو چکے ہیں۔ تو انہیں دوسروں کی نظر بندی یا رہائی کا خیال کیونکر آسکتا ہے۔

دوسرے ریزولیوشن کے متعلق لکھا ہے "اس میں اس امر پر تشویش ظاہر کی گئی ہے۔ کہ مختلف صوبجات میں اچھوتوں میں غیر ہندو مشنریوں کی سرگرمیاں بڑھ رہی ہیں جن کی وجہ سے بھاری تعداد میں اچھوت اپنے آبائی دھرم کو چھوڑ رہے ہیں" (پربھات ۱۰ فروری)

اس میں بھی اچھوتوں کی تشویش کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ غیر ہندو مشنری اگر جبر و تشدد سے کام لے رہے ہوں۔ اور مجبور کرکے اچھوتوں سے ان کا آبائی دھرم چھڑا رہے ہوں۔ تو یہ قابل تشویش امر ہے۔ اور اس کا اظہار ضروری سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر ایسا نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ کیونکہ مذکورہ بالا ریزولیوشن مرتب کرنے والوں نے اس کی طرف اشارہ تک نہیں کیا۔ تو پھر تشویش کے کیا معنی۔ اور اس کے خلاف شور مچانے کا کیا مطلب۔ ہاں ہندوؤں کو اس سے تشویش ہوسکتی ہے۔ اور در اصل انہوں نے اپنی تشویش کا ہی اظہار کیا ہے مگر اچھوتوں کی آڑ میں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اچھوت ان کے پھندے سے نکلے جا رہے ہیں۔ اور اس سے ان کی تعداد میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ وہ ملکی اور سیاسی حقوق جو اچھوت اقوام کو اپنی تعداد میں شمار کرنے کی وجہ سے انہیں حاصل ہیں۔ اُن سے دست بردار ہونا پڑے گا۔

باقی کے ایک دو ریزولیوشنز بھی اسی رنگ کے ہیں۔ مگر اس بات کا کہیں ذکر تک نہیں۔ کہ اچھوت اقوام سے ہندو جو ناروا سلوک کر رہے ہیں۔ اور ہندو دھرم میں ان کے خلاف جو ظالمانہ احکام موجود ہیں۔ ان سے محفوظ رہنے کے لئے کیا کرنا چاہیئے۔ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ پٹنہ جیسے دور افتادہ مقام میں اچھوتوں کی کانفرنس ہو۔ جس میں بالفاظ اخبار "ویر بھارت" (۱۰ فروری) "ہندوستان بھر کے ہریجن لیڈر اور نمائندے شریک ہوں" مگر وہ ان امور کے متعلق تو بڑی تشویش اور ناراضگی کا اظہار کریں۔ جن کا تعلق محض ان ہندوؤں سے ہے جنھوں نے اچھوتوں کو انسانیت کے درجہ سے ہی نہیں۔ بلکہ حیوانیت کے درجہ سے بھی گرا رکھا ہے۔ لیکن اپنی حالت زار کی اصلاح کے لئے ایک لفظ بھی منہ سے نہ نکالیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ہندوؤں نے جو کچھ ان سے کہلایا..... وہ انہوں نے کہا۔ اور جس کی ان کو اجازت نہ تھی۔ وہ نہ کہہ سکے۔ ان حالات میں اس کانفرنس کو ڈیپریسڈ کلاسز کی کانفرنس نہیں بلکہ ہندوؤں کی کانفرنس ہی کہا جائے گا۔

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی خیروعافیت کیلئے خصوصیت سے دعا کیجائے

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا وجود جماعت کے لئے نہایت بابرکت وجود ہے۔ حاجتمند اور مصیبت زدہ خواتین آپ کی شفقت اور نوازش سے بہرہ ور ہوتی ہیں۔ غریب اور مفلس عورتیں آپ کے جود وسخا کے راگ گاتی ہیں۔ مظلوم اور ستم رسیدہ مستورات آپ کے ہمدردانہ اور مشفقانہ مشوروں سے تسلی پاتی ہیں۔ غرض آپ کا فیض جماعت کی خواتین کے لئے عام ہے۔ اور آپ کی علالت سب کے لئے موجب رنج والم۔ پس آپ کی خیروعافیت کے لئے نمازوں میں اجتماعی طور پر اور دوسرے اوقات میں بھی خاص طور پر دعائیں کی جائیں:

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا:۔ (۱) محمد حسین ایم۔اے ابن مولوی عثمان صاحب احمدی لکھنوی امتحان میں کامیابی کے لئے (۲) شیخ فضل احمد صاحب افضل میدان جنگ سے اپنی خیریت کے لئے (۳) بمبئی کے ایک مخلص احمدی دوست مشکلات سے مخلصی پانے کے لئے (۴) سردار احمد صاحب لاہور اپنی اہلیہ صاحبہ کی صحت کے لئے (۵) محمد خان صاحب و نعمت اللہ خان صاحب و نعمت اللہ صاحب پسران چودہری احمد خان صاحب امتحان میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں (۶) کریم بخش صاحب سقہ بھینی بانگر کا لڑکا بشیر احمد کئی دن سے بعارضہ بخار بیمار ہے سب کے لئے دعا کی جائے۔

ولادت:۔ محمد ابراہیم صاحب احمدی مدرس میر دوال (دہلی) کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے محمد یحییٰ نام تجویز فرمایا۔ احباب درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

دعائے مغفرت:۔ محمد صادق صاحب جہلم کی اہلیہ صاحبہ پشاور ہسپتال میں وفات پاگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون نیز ان کا بھائی عبداللہ صاحب کھیوہ باجوہ میں وفات پاگئے ہیں۔ احباب مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

تلاش گمشدہ:۔ ایک لڑکا مسمی منظور الحق جو کہ ڈاکٹر محمد حفیظ مصری شاہ لاہور کے پاس ملازم تھا گم ہوگیا ہے۔ جس صاحب کو اس کا پتہ ہو وہ مجھے اطلاع دیں۔ سید عبدالہادی موضع چندور ڈاکخانہ بنواری پور ضلع مونگھیر

جماعت احمدیہ جالندھر شہر:۔ جماعت احمدیہ جالندھر شہر نے ایک مکان واقع ریلوے روڈ متصل دوکان منشی غلام جیلانی صاحب احمدی کاتب لیا ہے۔ جہاں درس وتدریس و نماز باجماعت اور مقامی احمدیہ لائبریری کا انتظام کیا گیا ہے۔ باہر سے تشریف لانے والے احباب بوقت ضرورت وہاں ٹھہر سکتے ہیں۔ خاکسار عبدالواحد سیکرٹری تعلیم وتربیت

تقرر سیکرٹری مال آئندہ کے لئے چودہری عطاء اللہ صاحب کی بجائے بابو محمد بخش صاحب سگنیلر کو سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سرگودہ مقرر کیا جاتا ہے (ناظر بیت المال)

ہوشیارپور میں ایک نہایت ضروری جلسہ

ہوشیارپور میں ۲۰ فروری کو ایک جلسہ کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ قرب وجوار کی احمدی جماعتیں شرکت کا ابھی سے انتظام کرلیں۔ یہ جلسہ خاص اہمیت کا ہوگا انشاء اللہ تعالےٰ (ناظر دعوۃ وتبلیغ)

جماعت احمدیہ شکار کا سالانہ تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ شکار کا سالانہ تبلیغی جلسہ زیر صدارت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مورخہ ۲۳،۲۴ ماہ تبلیغ (فروری) ۱۳۲۳ ہش منعقد ہوگا۔ مرکز سے علماء کرام وبزرگان عظام تشریف لے جائیں گے۔ قیام وطعام کا انتظام بذمہ جماعت احمدیہ شکار ہوگا۔ احباب کثرت سے شریک جلسہ ہوکر علماء کرام کی تقاریر ومواعظ حسنہ سے مستفیض ہوں ؛

انچارج مقامی تبلیغ

قائدین مجالس متوجہ ہوں

مجلس خدام الاحمدیہ کا ساتواں سال شروع ہے۔ ہر سال مجلس کا کام بفضلہٖ تعالےٰ بتدریج وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ اخراجات میں بھی زیادتی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ پس مجالس کے قائدین کو یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ زیادہ سے زیادہ اپنی جماعت کے مخیر احباب سے عطایا وصول کرکے مرکز کو بھجوائیں۔ گزشتہ سال اس بارہ میں کافی سستی ہوئی ہے۔ پس اعلان ہذا کے ذریعہ میں قائدین کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ (۱) سال ۱۹۴۴ء کا بجٹ ارسال فرمائیں۔ (۲) کوشش کرکے زیادہ سے زیادہ عطایا وصول فرمائیں۔ اور ساتھ ساتھ مرکز میں روانہ فرماتے جائیں۔ نیز اپنی کوششوں سے خاکسار کو مطلع فرماتے رہیں جزاکم اللہ

خاکسار مرزا منور احمد مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ضلع انبالہ کے دورہ کا التوا

ایک خاص ضرورت کے ماتحت ضلع انبالہ کا تبلیغی دورہ کچھ دنوں کے لئے ملتوی کردیا گیا ہے۔ امید ہے اس ماہ کے آخری ہفتہ میں شروع ہوسکے گا۔ تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ (ناظر دعوۃ وتبلیغ)

رسالہ "فرقان" کا مصلح موعود نمبر

اللہ تعالےٰ کی توفیق اور اس کے فضل سے فرقان کا ماہ مارچ ۱۹۴۴ء کا پرچہ مصلح موعود نمبر ہوگا۔ ارادہ ہے کہ یہ نمبر جامع اور ہر پہلو سے مکمل ہو مصلح موعود کے سلسلہ میں اس میں پوری واقفیت موجود ہو۔ اور جملہ سوالات کے جواب دیئے جائیں۔ انشاء اللہ یہ نمبر اپنی ذات میں ایک نمونہ ہوگا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔ مضمون نگار حضرات اور شعراء کرام نہایت بلند پایہ مضامین اور نظمیں جلد ارسال فرمائیں جزاھم اللہ احسن الجزاء ابوالعطاء جالندھری ایڈیٹر رسالہ فرقان قادیان

مجازی اور حقیقی عاشق میں فرق

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

مجازی اور حقیقی میں نہ ہو کس طرح ناچاقی ‏ ‏ ‏ کہ وہ شیدا ہے فانی کا۔ تو یہ ہے طالب باقی

کسی فرہاد ومجنوں کو بھلا ہم سے ہو کیا نسبت ‏ ‏ ‏ کہ وہ تھے عاشق ساغر۔ تو ہم ہیں عاشق ساقی[1]

[1] یعنی عاشق مجازی نعمت کا عاشق ہوتا ہے اور عاشق حقیقی منعم (یعنی خدا) کا۔

درس الحدیث

اجارہ کے متعلق ضروری احکام

فرمودہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

تمہید:- قبل اس کے کہ میں وہ احادیث بیان کروں۔ جن کو امام بخاری رحمہ اللہ تعالےٰ نے کتاب الاجارات میں بیان کیا ہے۔ ان کے متعلق بعض امور مجموعی لحاظ سے بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ تاکہ ان احادیث کا مطلب سمجھنے میں آسانی ہو۔ انسان چونکہ مدنی الطبع ہے۔ اس لئے اس کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے ایک دوسرے کا محتاج بنایا ہے۔ اور ایک انسان دوسرے انسان کی ضروریات پورا کرتا ہے۔ اور اس وجہ سے ان میں ایک قدرتی اتحاد اور اتفاق رہتا ہے۔ بے شک مذہبی لحاظ سے ایک ہندو کے اعتقادات اور ایک مسلمان کے مسلمات میں فرق ہے ایک عیسائی کے طریق عبادت میں اور ایک سکھ کی عبادت میں تفاوت ہے۔ لیکن کون کہہ سکتا ہے۔ کہ ہندو صرف اس لئے تجارت کرتا ہے۔ کہ صرف ہندو ہی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور مسلمان اس کی دوکان سے کوئی چیز حاصل نہ کریں۔ یا ایک عیسائی اس لئے کارخانہ جاری کرتا ہے۔ کہ اس کے کارخانہ کی بنی ہوئی اشیاء سے صرف عیسائی ہی فائدہ اٹھائیں۔ پس باوجود مذہبی اختلافات کے اور باوجود قومی تفاوت کے کسی نہ کسی رنگ میں ایک شخص دوسرے کی خدمت کر رہا ہے۔ وہ خدمت جو ایک انسان ایک دوسرے انسان سے حاصل کرتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ اول یہ کہ روپیہ دے کر کوئی چیز حاصل کی جائے۔ یا کوئی چیز دے کر روپیہ حاصل کیا جائے۔ یا بلا معاوضہ کوئی چیز یا روپیہ کسی کو دیا جائے۔ اسے بیع یا رہن یا ہبہ کہتے ہیں۔ دوم یہ کہ روپیہ دے کر کسی کا عمل یا محنت یا وقت حاصل کیا جائے۔ اس کا نام اجارہ ہے۔ اور جو شخص اپنی محنت یا عمل یا وقت پیش کرے۔ اسے اجیر کہتے ہیں اجیر کی پھر دو اقسام ہیں۔ اول اجیر مشترک یعنی وہ اجیر جس کا وقت ہمارے اختیار میں نہیں لیکن عمل ہم اس سے حاصل کرتے ہیں۔ مثلاً درزی کو ہم کپڑا سینے کے لئے دیتے ہیں۔ اس طرح سے ہم اس کا وقت نہیں خریدتے بلکہ ہم اس کے عمل کی قیمت اسکو دیتے ہیں۔ وہ خواہ دن کے وقت کپڑا سیئے یا رات کے کسی حصہ میں ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں۔

دوم اجیر خاص۔ یعنی وہ اجیر جس کا وقت ہم مخصوص کر لیتے ہیں۔ لیکن کام مخصوص نہیں کرتے۔ مثلاً گھر کا نوکر اس کا کام یہ ہے کہ جو وقت اس کے لئے مقرر ہے اس میں وہ حاضر رہے۔ اس وقت میں ہم خواہ کوئی کام اس سے لیں۔ وہ یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ میرے لئے کام مخصوص کرو۔ جسے میں سرانجام دے کر اپنے فرض سے سبکدوش ہو جاؤں۔ کیونکہ ہم نے اس کا وقت اس سے خریدا ہوا ہے اس وقت میں ہم کوئی کام اس سے لے سکتے ہیں۔ فقہ حنفیہ نے پہلی قسم کے اجیر کو ذمہ وار ٹھہرایا ہے نقصان کا۔ یعنی اگر دھوبی سے کپڑے گم ہو جائیں۔ یا درزی سے سلائی خراب ہو جائے۔ تو وہ اس نقصان کا ذمہ وار ہے لیکن دوسری قسم کے اجیر کو ذمہ دار نہیں ٹھہرایا۔ سوائے اس کے کہ وہ شرارت سے کوئی نقصان کرے۔ مثلاً نوکر سے برتن دھوتے وقت کوئی برتن ٹوٹ جائے۔ یا کپڑے صاف کرتے وقت کوئی کپڑا اپھٹ جائے۔ تو وہ اس کا ذمہ وار نہیں۔ وہ تو ایسا ہی ہے جیسے روزانہ گھروں میں بچوں سے یا بیویوں سے نقصانات ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر شرارت ثابت ہو تو وہ الگ امر ہے۔ اس تمہید کے بعد میں بعض وہ احادیث بیان کرونگا۔ جو اس بحث میں مذکور ہیں۔

حدیث:- عن ابی موسیٰ الاشعری قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخازن الامین الذی یؤدی ما امر بہ طیبۃً نفسہ احد المتصدقین

ترجمہ:- ابو اشعری سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خزانچی اور امین جس کے سپرد امانت کی گئی ہے۔ اگر وہ اسے ادا کرے ایسے حال میں کہ اس کا نفس ایسا کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہو۔ تو وہ صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

تشریح:- مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ مدنی الطبع ہونے کی وجہ سے ہر انسان کوئی نہ کوئی کام سرانجام دے رہا ہے۔ اب مثلاً ایک شخص کسی بادشاہ کا خزانچی ہے۔ یا کسی انجمن کا امین یا خزانچی ہے۔ وہ بادشاہ یا وہ انجمن اس امین یا خزانچی کو حکم دیتی ہے۔ کہ فلاں شخص کو اس قدر روپیہ صدقہ کے طور پر یا حق الخدمت کے طور پر دو۔ اب اس شخص نے بہرحال وہ روپیہ دینا ہے۔ کیونکہ وہ روپیہ اس کی ملک نہیں ہے۔ اور جس کی ملک ہے۔ وہ اس کو حکم دے رہا ہے کہ فلاں کو دے دو۔ تو وہ ضرور دے گا لیکن اگر وہ طیب خاطر سے وہ رقم ادا کرے۔ تو اس کو بھی اتنا ہی ثواب ہوگا جس قدر کہ اس حکومت کو یا اس انجمن کو اس کار خیر کی وجہ سے ہوگا۔ سوال ہو سکتا ہے۔ کہ جس شخص کا روپیہ ہے۔ اس کو تو ثواب ہوگا۔ لیکن جس شخص کا روپیہ نہیں ہے۔ اور وہ خود اجیر ہے۔ اس کو اس کا ثواب ہونے کی کیا وجہ ہے۔

یہ بات ادنےٰ تدبر سے حل ہو جاتی ہے۔ فرض کرو۔ کہ ایک شخص زید کو جو کہ خزانچی ہے اپنے مالک عمرو کی طرف سے حکم ہے۔ کہ وہ بکر کو اس کی اجرت یا صدقہ دس روپے دے دے۔ بکر جو کہ ایک نہایت غریب آدمی ہے۔ اور اس کا گزارہ نہایت تنگی اور مشکل سے ہوتا ہے۔ اسے اس بات کی امید لگی ہوئی ہے۔ کہ عمرو سے دس روپے ملیں گے۔ عمرو جو کہ حکم کا پابند ہے وہ مجبور ہے کہ اسے وہ روپیہ دے دے۔ لیکن وہ اسے بروقت نہیں دیتا۔ بلکہ کبھی کہتا ہے۔ کہ اس وقت مجھے فرصت نہیں کل آنا۔ جب وہ کل آتا ہے۔ تو کہتا ہے کہ افسر سے دستخط کرانے ہیں۔ اور وہ اس وقت مصروف ہیں۔ اور کل رخصت ہے۔ اس لئے پرسوں آنا۔ غرضیکہ وہ اس طرح کئی روز تک ٹال مٹول کرتا رہتا ہے۔ ادھر بکر کے بچے فاقے کر رہے ہیں۔ بیوی الگ بیمار ہے۔ اور دوائی سے لاچار ہے۔ ایسی حالت میں عمرو کے اس ٹال مٹول نے بکر کو کس قدر تکلیف پہنچائی۔ اگر وہ کوشش کر کے اسی وقت اپنے افسر سے تصدیقی دستخط کرا کر اور بل منظور کرا کر روپیہ دے دیتا۔ تو اس کے بچے بھوکے نہ مرتے۔ اسکی بیوی بروقت علاج نہ ہونے کی وجہ سے مہلک مرض کا شکار نہ ہوتی۔ پس اگر وہ اسے خوشی سے اسی وقت رقم ادا کر دیتا۔ تو اس سے کس کو انکار ہے۔ کہ اس نے بھوکے مرتے بچوں کو زندہ کر کے ایک غیر متناہی ثواب حاصل کیا۔ ایک بیمار عورت کی دعائیں حاصل کر کے اس نے خدا کے فضل کو جذب کیا۔ ایسا کرنے سے یقیناً اس نے اس حاکم یا افسر یا بادشاہ یا انجمن کے برابر ثواب حاصل کر لیا۔ جس نے اصل میں صدقہ دیا۔

ہمارے دفاتر اور ہماری انجمن کے کارکنوں کو یہ حدیث خاص طور پر یاد رکھنی چاہیئے۔ بلکہ ہر ایک احمدی کو یاد رکھنی چاہیئے۔ اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ خزانچی یا امین وہی نہیں جس کے سپرد مال ہو۔ بلکہ ہر ایک شخص جس کے پاس کوئی ہنر ہو وہ اس کا امین اور خزانچی ہے۔ اس کو اپنا ہنر صحیح اور مناسب طریق پر استعمال کرنا چاہیئے۔ ہمارے ڈاکٹروں کو چاہیئے۔ کہ وہ علاج ہمدردی سے کریں۔ بروقت طبی امداد بہم پہنچائیں۔ ہمارے تاجروں کو چاہیئے۔ کہ وہ اشیاء صاف اور ستھری دیں۔ ہمارے پیشہ وروں کو چاہیئے کہ چیز بروقت پہنچا دیں۔ اور کام دیانتداری سے کریں۔ ایسا نہ ہو کہ کسی شخص کو بروقت چیز نہ ملنے سے نقصان ہو۔ اجرت تو وہ بہرحال سے ہی لیں گے۔ لیکن اگر مناسب وقت اور صحیح حالت میں چیز دیں گے۔ تو وہ احد المتصدقین کہلائیں گے پس اس حدیث میں بہت بڑا سبق ہے۔ جو ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہیئے۔

قوی اور امین کی تشریح

امام بخاریؒ نے اس حدیث کے باب کو ایسے الفاظ سے باندھا ہے۔ جن سے بہت بڑا سبق حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ الفاظ یہ ہیں استیجار الرجل الصالح وقال اللہ تعالیٰ ان خیر من استاجرت القوی الامین والخازن الامین ومن لم یستعمل من ارادہ۔ یعنی یہ باب اس بارہ میں ہے۔ کہ اجیر صالح آدمی کو رکھنا چاہیئے اور قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کا قصہ بیان کرتے ہوئے آپ کو القوی الامین قرار دیا ہے۔ کیونکہ آپنے دو لڑکیوں کے اونٹوں کو پانی پلایا تھا۔ اور پھر ان کے باپ کے اجیر بن گئے تھے۔ یہ بات امین خزانچی کے بیان میں ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے کہ اجیر قوی اور امین ہونا چاہیئے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ اجیر ایسا شخص ہو جو اپنے فن کا ماہر ہو اور پھر اس مہارت کے ساتھ امین بھی ہو۔ مثلاً ایک ڈاکٹر جو بہت قابل ڈاکٹر ہے۔ وہ قابلیت کے لحاظ سے قوی تو ہے۔ لیکن اس کے اخلاق اچھے نہیں۔

چونکہ ڈاکٹروں سے بعض حالات میں مجبوراً پردہ نہیں کیا جاتا۔ اس لئے وہ غیر امین ہوگا۔ یا اسی طرح ایک شخص جو نہایت ہی پارسا اور متقی ہے۔ اور اخلاق کے اعلیٰ معیار پر قائم ہے۔ اگر ہم اس کو علاج کے لئے اس لئے لے جائیں۔ کہ وہ صرف امین ہے۔ تو یہ بھی درست نہیں۔ کیونکہ وہ قوی نہیں ہے۔ یعنی ڈاکٹری کے فن کا ماہر نہیں ہے۔ ایسی صورت میں تو نیم حکیم خطرہ جان والا معاملہ ہو جائے گا۔ پس اس باب میں یہ سبق ہے۔ جو ہماری جماعت کو جو کہ مصلح اقوام ہے سیکھنا چاہیئے۔ اور ہر وقت اس پر عمل پیرا ہونا چاہیئے۔ ہمارے تاجروں کو چاہیئے کہ وہ قوی بھی ہوں۔ اور امین بھی۔ ہمارے پیشہ وروں کو چاہیئے۔ کہ وہ ان دونوں صفات کے حامل ہوں۔ درزی جس کو ہم کپڑا سلائی کے لئے دیں۔ وہ اپنے قوی ہونے کی وجہ سے عمدگی کے ساتھ اس کی سلائی کرے۔ اور امین ہونے کی وجہ سے کپڑا بروقت واپس دے۔ مناسب اجرت وصول کرے۔ زائد کپڑا جو بچ رہے۔ مالک کو واپس کر دے۔ اسی طرح ہر قسم کے نیک اخلاق کا مظاہرہ کرے۔ جس سے مترشح ہو کہ وہ قوی بھی ہے۔ اور امین بھی۔ جب تک کسی فرد میں یہ دونوں باتیں موجود نہ ہوں۔ وہ اخلاق کے اعلیٰ مقامات حاصل نہیں کر سکتا۔

ملازمت کیلئے خود درخواست کرنا

دوسری بات یہ ہے۔ کہ جو شخص خود ملازمت کی خواہش کرے۔ اس کو ملازم رکھنے کے متعلق کیا حکم ہے۔ اس باب کے ماتحت ایک حدیث بیان کی گئی ہے۔ کہ ابو موسیٰ اشعری حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ملنے گئے۔ ان کے ساتھ دو آدمی اور بھی تھے۔ انہوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ملازمت کی خواہش کی۔ آپ نے فرمایا۔ جو شخص خود خواہش کرے۔ اُسے ہم ملازم نہیں رکھا کرتے۔ اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ آج کل گورنمنٹ کو جو ملازمت کے لئے درخواستیں دی جاتی ہیں۔ یہ نہیں دینی چاہئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ان حالات کے ماتحت تھا۔ جبکہ آپ کے پاس کام بہت محدود تھے۔ اور آدمی گنتی کے تھے۔ آپ کے سامنے جب کوئی اہم کام آتا۔ تو ان لوگوں میں سے جن کو آپ جانتے تھے۔ کام پر لگا لیا کرتے تھے۔ لیکن حکومتوں میں تو کام کی بہتات ہوتی ہے۔ اور رعایا کی بھی کثرت۔ حکام خود بخود کس طرح معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ کون شخص فلاں کام کے زیادہ اہل ہے اور کون کم۔ اور یہ علم سوائے درخواستوں اور سرٹیفکیٹوں کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ پس یہ فرمانا وقتی حالات کے مطابق تھا نہ کہ قاعدہ کلیہ کے طور پر۔

خاکسار محمد احمد ثاقب

"نُور آتا ہے نُور"

آج میں الفضل ۵ فروری ۱۹۴۴ء میں شائع شدہ خطبہ بعنوان "خدا کے لئے اپنے جذبات کی قربانی کرنا جسم اور آرام کی قربانی کرنے سے کم نہیں"۔ جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۴ ماہ فتح ۱۳۲۲ھ (۲۴ دسمبر ۱۹۴۳ء) کو قادیان میں فرمایا۔ پڑھ رہا تھا۔ جب میں اس کے آخری حصہ میں اس جگہ پہنچا۔ جہاں حضور نے فرمایا ہے۔ کہ "اب میں خطبہ کو ختم کرتے ہوئے دوستوں سے یہ خواہش کرتا ہوں۔ کہ وہ عورتیں۔ بچے اور ضعیف مرد جو میری ہدایت کے ماتحت پیچھے رہے ہیں۔ (یعنی جلسہ سالانہ ۱۹۴۳ء میں شریک نہیں ہوئے۔ ناقل) دوستوں کو چاہیئے کہ تمام جلسہ بھر ان کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کے جذبات کی اس قربانی کو قبول فرمائے۔ اور اس ثواب میں انہیں شریک کرے۔ جو اس جلسہ میں شامل ہونے کی وجہ سے ہمارے لئے مقدر کیا گیا ہے۔ کیونکہ ہر شخص جو خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے اپنے جذبات کی قربانی کرتا ہے وہ اس سے کم نہیں۔ جو اپنے جسم اور آرام کی قربانی اس کے لئے کرتا ہے"۔ تو معاً میرا خیال حضور کی افتتاحی تقریر مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۴۳ء (جلسہ سالانہ) کی طرف منتقل ہوا۔ اس تقریر کے دوران میں حضور نے تمام حاضرین سمیت لمبی دعا فرمانے کے بعد فرمایا۔ "میں نے اس وقت اللہ تعالےٰ سے بہت ہی عجز کے ساتھ دعا کی ہے۔ ...... اور میں جب اللہ تعالےٰ سے عرض کر رہا تھا۔ کہ تُو اس جماعت کو اپنی ہی گود میں لے لے۔ اور خود اسکی حفاظت فرما کیونکہ تیری حفاظت کے بغیر وہ کام نہیں ہو سکتا۔ جس کے کرنے کیلئے تُو نے اس جماعت کو مقرر کیا ہے۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ آسمان سے نور اُترا۔ اور اس جلسہ گاہ پر چھا گیا"۔ یہ نور جس کا ذکر اس اقتباس میں ہوا ہے۔ اور طریق پر بھی ضرور اترا۔ لیکن اس کا ایک بیّن نزول اس الہام کے ذریعہ سے ہوا ہے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ پر غالباً ۵ ۔ ۶ جنوری کی درمیانی رات کو ہوا۔ جس میں اللہ تعالےٰ نے حضور کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق قرار دیا۔ اس پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کے متعلق علاوہ دیگر بشارات کے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ "..... نُور آتا ہے نُور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائیگا۔ وکان امراً مقضیاً" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء) میرے نزدیک یہی مصلح موعود وہ نور تھا جس کا افتتاحی تقریر میں ذکر ہے۔ اور جو آسمان سے اترا اور جلسہ گاہ پر چھا گیا پھر چونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ فرمودہ ۲۴ دسمبر ۱۹۴۳ء میں یہ خواہش ظاہر فرمائی کہ وہ عورتیں بچے اور ضعیف مرد جو حضور کی ہدایت کے ماتحت جلسہ میں شریک نہیں ہوئے۔ اللہ تعالےٰ انہیں بھی اس ثواب میں شریک کرے۔ جو جلسہ میں شامل ہونے کی وجہ سے حاضرین کے لئے مقدر تھا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے حضور کی اس خواہش کو پورا کرتے ہوئے وہ نور جلسہ گاہ کے علاوہ دوسرے تمام احمدی احباب پر بھی نازل فرما دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

خاکسار :- مرزا عبد الرحمٰن احمدی

از پشاور

دیوان ہال دہلی میں ایک کامیاب لیکچر اور مناظرہ

یکم فروری کی شب کو دیوان ہال دہلی میں آریہ ترک شانسی سبھا کی مذہبی کانفرنس کے موقعہ پر جناب مولوی ابو العطاء صاحب مولوی فاضل نے انجمن احمدیہ دہلی کی طرف سے اس مضمون پر کہ "میرے مذہب میں عورت کا کیا مقام ہے" ایک مدلل تقریر کی۔ ۲۰ منٹ کے مختصر وقت میں آپ نے عورت کی زندگی کے تینوں حصوں پر یعنی بحیثیت لڑکی۔ بحیثیت بیوی اور بحیثیت ماں کے اسلامی نقطہ نگاہ سے روشنی ڈالتے ہوئے ہر حصہ کے بارہ میں اسلام نے جو فرائض عائد کئے ہیں۔ اور جس طرح عورتوں کے حقوق کو محفوظ کیا ہے۔ اُسے واضح طور پر بیان فرمایا۔ تقریر بفضلہٖ تعالےٰ نہایت دلچسپ تھی۔ اور سامعین نے اُسے نہایت توجہ سے سُنا۔

آریہ ترک شانسی سبھا نے ایک کھلا چیلنج شائع کر کے تمام مذاہب کو مناظرہ کی دعوت دی تھی۔ انجمن احمدیہ دہلی نے اس چیلنج کو قبول کر کے ایک اشتہار "کھلا چیلنج منظور ہے" کے عنوان سے شائع کیا۔ ۳ فروری کی شب کو آریہ سماج سے اسی ہال میں اس مضمون پر مناظرہ ہوا کہ "ویدک دھرم عالمگیر مذہب ہے یا نہیں؟" ہماری طرف سے جناب مولوی ابو العطاء صاحب مناظر تھے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ وید ابتدائی زمانہ کی کتاب ہے۔ لیکن وہ عالمگیر ہدایت کے حامل نہیں۔ یہ کہنا کہ ویدوں کے بعد خدا تعالےٰ نے کسی ملک اور کسی زبان میں اپنا کلام نازل نہیں کیا۔ اور ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گیا۔ خدا تعالیٰ کی ربوبیت اور انسانی فطرت کیخلاف

نہایت ضروری گذارش

اُن احباب کی خدمت میں "الفضل" کے وی پی ارسال کئے جا چکے ہیں۔ جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے یا ۲۰ فروری ۱۹۴۴ء تک کسی تاریخ کو ختم ہونا ہے۔ احباب سے گذارش ہے کہ وی پی وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔ (مینیجر)

عقیدہ ہے۔ پھر ویدوں کی تعلیم عالمگیر نہیں ہے کیونکہ اس میں انسانی مساوات کا لحاظ نہیں رکھا گیا۔ لڑکے اور لڑکی کی پیدائش میں اسقدر فرق ہے کہ اگر لڑکا پیدا نہ ہو۔ تو نیوگ کرانا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ لڑکی کی پیدائش کو ادنیٰ اور حقیر سمجھا گیا ہے۔ اسی طرح ہون وغیرہ کی تعلیم ایسی مشکل ہے کہ اس پر عمل نہیں ہو سکتا۔ ورثہ وغیرہ کے بارہ میں بھی ویدوں میں کوئی ہدایت موجود نہیں۔ جسکی وجہ سے ہندوؤں کو اسمبلی کی طرف رجوع کرنا پڑا۔

پنڈت جی نے جوابی تقریروں میں کہا۔ کہ مسلمانوں میں بھی تو سید۔ شیخ۔ مغل۔ پٹھان کی تقسیم موجود ہے۔ جو ایک مضحکہ خیز جواب تھا۔ نیوگ کیلئے کہا۔ کہ وہ ... ضرورت کے وقت جائز ہے جیسا کہ اضطراری حالت میں سؤر اور مردار کھانا جائز ہے۔ ورثہ کے لئے کہا کہ فلاں فلاں بابو نے قدیم زمانہ میں اپنی لڑکی کو اپنی زندگی میں حصہ دیا تھا۔ اور کہا کہ مسلمانوں نے بھی تو کاظمی ایکٹ وغیرہ پاس کرانے کے لئے اسمبلی کی طرف رجوع کیا ہے۔

جناب مولوی صاحب نے فرمایا۔ اگر نیوگ اسی طرح جائز ہے۔ جیسا کہ خنزیر اور مردار۔ تو بتاؤ کہ ایسی حرام چیز کا نام قانونی اصطلاح میں کیا رکھو گے؟ ورثہ کے لئے فرمایا کہ ورثہ تو مرنے کے بعد تقسیم ہوتا ہے اگر کسی باپ نے اپنی زندگی میں لڑکی کو کچھ دیا تو وہ ہدیہ ہے۔ ورثہ نہیں کہلا سکتا۔ کاظمی ایکٹ وغیرہ مسلمانوں نے پاس کرائے ہیں۔ تو اسلامی شریعت کے نفاذ کے لئے۔ ایسی کوئی چیز مسلمانوں نے پاس نہیں کرائی۔ جو اسلامی شریعت میں موجود نہ ہو۔ لیکن ہندوؤں نے ورثہ وغیرہ کے بارہ میں اسمبلی کی طرف رجوع کیا۔ تو اس لئے کہ ورثہ کی تقسیم اُن کے ہاں موجود نہیں۔ اور نہ اس پر کبھی انہوں نے عمل کیا۔ ہون وغیرہ کے بارہ میں پنڈت جی نے آخر تک کوئی جواب نہ دیا۔

اس مناظرہ میں خدا تعالیٰ کی خاص نصرت اور تائید ہمارے شامل حال رہی۔ اور اُس نے اپنے فضل سے ایسی بیّن کامیابی اور فتح عطا فرمائی۔ کہ غیروں تک نے اسکا اعتراف کیا۔ ہجوم کا یہ حال تھا۔ کہ تمام دیوان ہال۔ اس کی گیلریاں۔ دروازے اور کھڑکیاں تک لوگوں سے پُر تھیں۔ اور کہیں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ مسلمانوں کو اس عظیم الشان کامیابی سے خاص خوشی ہوئی۔ اور انہوں نے بڑھ بڑھ کر خوشی کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس مناظرہ کو لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب بنائے اور حق کو قبول کرنے کے لئے اُن کے سینے کھول دے۔

خاکسار عبدالحمید سیکرٹری تبلیغ
انجمن احمدیہ نئی دہلی۔

تحریک جدید کے امانت فنڈ میں روپیہ جمع کرائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین مصلح موعود فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جہاں جماعت احمدیہ سے اس بات کا مطالبہ فرمایا۔ کہ وہ اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے طوعی قربانیاں کرتی ہوئی رضاء الٰہی حاصل کرے۔ وہاں ساتھ ہی ان کی مالی اور اقتصادی حالت کی بہبودی اور بہتری کے لئے تحریک جدید میں امانت کا بھی ایک فنڈ کھولا۔ تاکہ ہر احمدی اس میں روپیہ داخل کرے۔ اور اب اس کی یہ بھی صورت پیدا کر دی۔ کہ وہ جب چاہے۔ روپیہ حسب ضرورت واپس لے سکتا ہے۔ پس ہر احمدی کو خواہ وہ ہندوستان میں ہو یا ہندوستان سے باہر " امانت تحریک جدید " کے نام سے روپیہ جمع کرانا چاہیئے۔ سمندر پار سے ایک فوجی بھائی نے دریافت کیا کہ حضور میں کچھ روپیہ امانت رکھنا چاہتا ہوں حضور ہدایت فرما دیں کہ کہاں رکھوں۔ تو حضور نے اپنے قلم سے رقم فرمایا " تحریک جدید کے امانت فنڈ میں جمع کرا دیں۔ روپیہ حسب ضرورت ملتا رہیگا "۔ پس خواہ ہندوستان میں رہنے والے یا ملازمت کرنیوالے احمدی ہوں یا بیرون ہند کے رہنے والے یا ہندوستان یا سمندر پار فوجی خدمات بجالانے والے احباب ہوں۔ ان سب کو تحریک جدید کے فنڈ میں روپیہ جمع کرنا چاہیئے اور جب بھی ان کو ضرورت ہو۔ فوراً واپس لے سکتے ہیں۔ [illegible]

(افسر امانت تحریک جدید)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دمشق ۱۰ فروری۔ عراق کے وزیر اعظم جنرل نوری السعید فلسطین اور لبنان کی سیاحت کرنے کے بعد سوموار کو دمشق پہنچے۔ آپ نے رائٹر کے نامہ نگار کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ مصر اور ممالک عربیہ کے مابین جو گفت و شنید جاری ہے۔ وہ نتیجہ خیز ثابت ہوئی ہے۔ اور بنیادی طور پر ہم ایک سمجھوتہ کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ جو تمام ممالک عربیہ کو متاثر کریگا۔ آپ نے کہا کہ عرب یونین کے دروازے ہر عرب ملک کے لئے کھلے ہیں۔ جو عرب ملک اس میں شامل ہونا چاہے اسے خوش آمدید کہا جائے گا۔

علی گڈھ ۱۰ فروری۔ پیر پگاڑو کے دو لڑکے علی گڈھ یونیورسٹی میں وائس چانسلر کی زیر نگرانی تعلیم حاصل کریں گے۔ حکومت سندھ نے ان کی تعلیم کے لئے ایک ہزار روپیہ ماہانہ کا وظیفہ مقرر کیا ہے۔

واشنگٹن ۱۰ فروری۔ امریکن وزیر خارجہ مسٹر کارڈل ہل نے یہ انکشاف کیا کہ امریکہ نے ایک بار پھر فن لینڈ کو وارننگ دی ہے کہ وہ جنگ سے علیحدہ ہو جائے یا اس کے نتائج بھگتنے کے لئے تیار رہے۔ واشنگٹن کے فنی سفارت خانہ سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مسٹر کارڈل ہل کے بیان سے فن لینڈ کی پوزیشن میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اگر ہیلسنکی کو تباہ بھی کر دیا جائے تو بھی فن لینڈ جنگ سے علیحدہ نہ ہوگا۔

لنڈن ۱۰ فروری۔ لنڈن میں مقیم پولش گورنمنٹ نے ایک بیان جاری کیا ہے کہ اکتوبر ۱۹۴۳ء سے جرمنوں نے تقریباً ۷ ہزار پولش باشندوں کو موت کے گھاٹ اتارا ہے۔

لنڈن ۱۰ فروری۔ سرخ افواج کو جو شاندار فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ ان سے پایا جاتا ہے۔ کہ موسم سرما ختم ہونے سے پہلے جرمن سارے روسی علاقہ سے نکل جائینگے اور اسوقت تک یورپ کے دوسرے محاذ پر جنگ انتہائی خطرناک صورت اختیار کرلے گی۔ اور اب نکوپول کے بعد جرمن رومانیہ میں ہی جاکر پناہ لیں گے۔ کیونکہ انہوں نے رومانیہ کے تیل کے چشموں کو جن کی انہیں اشد ضرورت ہے بچانے کی ہر ممکن کوشش کرنی ہے۔

لنڈن ۱۰ فروری۔ ایوان عام میں مس

نیوز ایجنسی کے اس بیان کو زیر بحث لایا گیا کہ جرمنی نے ۵ برطانی اسیران جنگ کو قیدیوں کے کیمپ سے فرار ہونے کی پاداش میں سزائے موت کا حکم سنایا ہے۔ حکومت برطانیہ کی طرف سے حکومت سوئٹزرلینڈ کو لکھا گیا ہے کہ وہ اس اطلاع کے بارے میں جرمنی سے تحقیق حاصل کرکے رپورٹ کرے۔ کیونکہ معاہدہ جنیوا کے مطابق حفاظت کنندہ طاقت کو تین ماہ کی مہلت ملتی ہے۔

کراچی ۱۰ فروری۔ حکومت ہند نے حکومت ایران سے جو خریدنے کا سودا کیا ہے تاکہ ہندوستانی سٹاک میں اضافہ کیا جائے۔ ابھی تک ۳۰ ہزار ٹن جو ہندوستان میں پہنچ چکے ہیں۔

لنڈن ۱۰ فروری۔ روسی محاذ کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ پشوکے شمال میں جو جرمن فوجیں محصور ہیں ہٹلر نے انہیں حکم دیا ہے کہ ہتھیار مت ڈالو۔ اور آخری سپاہی تک لڑتے رہو۔ اس کا مطلب دراصل یہ ہے کہ نئی ڈیفنس لائن تیار کرنے میں زیادہ سے زیادہ وقت مل جائے۔ جو جرمن محصور ہو چکے ہیں۔ انہیں یا تو گرفتار ہونا پڑے گا۔ یا موت کا سامنا کرنا پڑیگا۔

واشنگٹن ۱۰ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ امریکن فوجوں نے مارشل کے جزائر میں آٹھ ہزار ایک سو بائیس جاپانیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ اس کے بالمقابل صرف دو سو چھیاسی امریکن کھیت رہے۔

نیویارک ۱۰ فروری۔ امریکن فرینڈز ریلیف سوسائٹی نے امریکن دودھ کے بیس ہزار ڈبے ہندوستان بھیجے ہیں۔ اہل امریکہ نے اس امدادی فنڈ میں دل کھول کر چندہ دیا ہے۔ نقل و حمل کے اخراجات حکومت ہند برداشت کر رہی ہے۔

لاہور ۱۰ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ پنجاب میں زیادہ اجناس خوردنی کاشت کرنے کی مہم کے سلسلہ میں پنجاب کی نہری نوآبادیوں میں اجناس اور چارہ کاشت کرنے کی شرائط پر وسیع رقبے پٹہ پر دیئے گئے ہیں۔ ایک لاکھ سے زیادہ ایکڑ زمین زیر کاشت لائی جا چکی ہے۔

نئی دہلی ۱۰ فروری۔ سنٹرل اسمبلی میں مسٹر

کاظمی کیطرف سے تعزیرات ہند کی دفعہ ۴۹۷ و ۴۹۸ میں ترمیم کی تجویز پیش کی گئی۔ جو بلا تقسیم آرا مسترد ہوگئی۔ تجویز کا مقصد یہ تھا کہ جب الزام بدکاری میں مرد کو سزا دیجا سکتی ہے تو عورت کو کیوں نہیں؟

کراچی ۱۰ فروری۔ تازہ ترین اطلاع کے مطابق سندھ گورنمنٹ نے راشن کی سکیم منظور کر لی ہے۔

لنڈن ۱۰ فروری۔ جب پارلیمنٹ میں یہ سوال دریافت کیا گیا کہ کیا امریکہ خلیج فارس سے بحیرہ روم تک پایپ لائن بنائیگا۔ اور کیا اس پایپ لائن پر امریکہ کو خود مختاری حاصل ہوگی۔ اور زمین کے مالک کا کوئی حق نہیں ہوگا تو مسٹر ایڈن نے جواب دینے سے انکار کر دیا آپ نے کہا کہ ہمیں امریکہ پر شبہ نہیں کرنا چاہیئے۔

لنڈن ۱۰ فروری۔ برطانوی حلقوں میں معتبر اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ ہٹلر کے ہیڈکوارٹر برلن سے نکال کر کسی نامعلوم مقام پر پہنچائے گئے ہیں۔ دوسرے سرکاری دفتر بھی کسی محفوظ مقام پر پہنچائے گئے ہیں۔

لاہور ۱۰ فروری۔ تجارتی حلقوں میں بیان کیا گیا ہے کہ [illegible] آف پنجاب صوبہ سے ایکسپورٹ کے لئے مزید ڈیڑھ لاکھ من چاول خرید رہی ہے۔

واشنگٹن ۱۰ فروری۔ امریکہ کے بحری کمیشن نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ کے جنگی جہازوں کی تعداد ۲۲۷۵ ہو گئی ہے۔ پچھلے ماہ میں ۱۲۴ تجارتی جہاز شامل کئے گئے تھے۔ پرل کی

بندرگاہ پر حملہ کے بعد اب تک دو کروڑ ساٹھ لاکھ ۲۵ ہزار ٹن مجموعی وزن کے جہاز سمندر میں اتارے گئے ہیں۔

لنڈن ۱۰ فروری۔ آج کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اٹلی میں پانچویں فوج کے دستے کیسینو کے بازاروں میں سخت لڑائی لڑ رہے ہیں۔ بڑے مورچے پر دشمن نے کئی جوابی حملے کئے۔ مگر اسے منہ کی کھانی پڑی۔ اینزیو کے مورچے پر دشمن نے کمزور جگہ کا پتہ لگانے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ اس مورچے پر بھی زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ کارسیکا کے پاس ہوائی جہازوں نے دشمن کے تین تجارتی جہازوں پر سیدھے نشانے لگائے۔

ماسکو ۱۰ فروری۔ روسی فوجیں دو اور جرمن چھاؤنیوں کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ جن میں سے ایک لاگا ہے اور دوسری کریواگراڈ۔ یہ آخری شہر ہے۔ جو اس علاقہ میں جرمنوں کے قبضہ میں ہے۔ روسی فوجیں ان دونوں سے دس میل دور رہ گئی ہیں۔

واشنگٹن ۱۰ فروری۔ نیوگنی سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جاپانیوں نے میڈانگ شہر کو خالی کر دیا ہے۔ کل جب ہمارے گشتی ہوائی جہاز اڑے تو انہوں نے عمارتوں کی بربادی کے نشانات دیکھے معلوم ہوتا ہے۔ جاپانی شہر کو تباہ کرکے باہر چلے گئے ہیں۔

دہلی ۱۰ فروری۔ برما میں جاپانیوں نے ٹانگ بازار کو خالی کر دیا ہے۔ شمالی برما میں جاپانیوں کو ایک اور چوکی سے نکال دیا گیا۔